# نور افشاں

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ا جلد ۱۵ — مطبوعہ ۶ جنوری بروز پنجشنبہ سنہ ۱۸۸۷ع — قیمت فی پرچہ ۹ پائی

## گلدستہ اخبارات

نور افشاں کا یہہ پندرھواں سال شروع ہوا ہے +

تار کے وسیلے سے اردو بھیجنے کی فیس یکم جنوری سنہ ۱۸۸۷ع سے کم ہوگئی +

انگلینڈ میں عورتیں بھی تماکو کی شایق ہوگئیں +

دریائے جہلم کا پل جو زیر تعمیر تھا جلکر خاک ہوگیا +

انگلینڈ روم کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور روس اپنی طرف دیکھیں کیا نتیجہ نکلے +

آئرلینڈ کے معاملات سخت پیچیدہ ہو رہے ہیں +

ضلع سیالکوٹ میں خاطر خواہ بارش ہوگئی +

دسمبر سال گذشتہ کے آخیری اتوار کو انگلستان میں برف اور آندھی کا ایسا سخت طوفان آیا کہ کئی روز تک سلسلہ تار و ریل بند رہا +

خبر ہے کہ ماہ فروری میں حضور قیصر ہند کی جلوسی کی خوشی ہندوستان میں ہوگی +

نئی ایجاد ہے کہ اگر نیند نہ آتی ہو تو دو تین گھنٹے پیاز کے کھا لو +

روس روم سے وعدہ کرتا ہے کہ افریقہ و ہندوستان کے مسلمانوں پر عثمانیہ حکومت قایم کر دیجائیگی +

روس فرانس سے پچیس ملین قرض چاہتا ہے +

روس اپنے ارادوں کو بدلتا نظر نہیں آتا خبر ہے کہ وہ عنقریب افغانستان پر حملہ کریگا +

امیر کابل نے قرآن کی قسم سے دھوکا کھایا +

فرانس روس روم تینوں ملکر انگلستان کو مصر سے نکالنا چاہتے ہیں +

بیگم صاحبہ بھوپال نے ۵ ہزار روپیہ لندن میں تعمیر مسجد کے لئے عطا کیا +

چرچ مشن کیطرف سے ملتان میں ایک زنانہ ہسپتال کھولا گیا جسمیں ڈسٹرکٹ بورڈ نے یکصد روپیہ یکمشت بطور امداد عطا کیا اور آیندہ امداد کا وعدہ کیا اور میونسپل بورڈ نے ۲۵ روپیہ ماہوار دینا منظور کیا +

پونا کے پادری ساری جی صاحب کی بیٹی نے بمقام بمبئی امتحان بی اے پاس کیا +

فرنچ فوجیں پانچ پلٹنیں جو ہمارے کو واپس جاتی ہیں +

شہر نیویورک واقع امریکہ کے عام مدارس میں ایک لاکھ چالیس ہزار طلبا تعلیم پاتے ہیں +

بمبئی کے مشہور ہندو پادری دنجی بھائیکو پادری ہوئے چالیس برس سے یہہ صاحب ساٹھ برس کا شمار ہوئے تھے +

## نور افشاں

۶ جنوری سنہ ۱۸۸۷ع بروز پنجشنبہ

### سنہ ۱۸۸۶ع

غافل تجھے دیتا ہے یہہ گھڑیال منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی

اے ناظرین!!! آپ کس سوچ میں ہیں۔ ایک سال تو اور گذر گیا ہاں وہ تو ہاتھوں سے نکل گیا۔ مگر تو نہیں آنے کا۔ آپ اس ضرب المثل کو جانتے ہیں ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ پھر بھی آپ بے فکر ہیں کچھ خیال نہیں فرماتے کہ یہہ سال کیوں آیا تھا اور کیوں چلا گیا۔ آؤ تو ہم اپنی گذشتہ سال کی زندگی پر غور کریں۔ اسکی سیر سے جی بہلادیں۔ دیکھیں کہ اس سال کیسے کیسے گل کھلے۔ اور کیسے کیسے مرجھا گئے اور ہمنے کیا کیا سبق سیکھے +

غور کا مقام ہے کہ انسان کی زندگی نقش بر آب ہے جو ظاہر ہوتے ہی مٹ جاتی ہے حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ ہماری زندگی کے دن ستر برس اگر قوت ہو تو اسی برس ہاں اس ستر یا اسی برس کے لئے زندگی کو نقش بر سنگ سمجھنا کیسا بیہودہ اور فضول خیال ہے ہم دولت و مال کے لئے کوشش کرتے ہیں ہم عزت و حرمت کیواسطے سعی کرتے ہیں ہم ترقی درجوں کے لئے ساعی ہیں ہم اپنے حسن و جوانی پر مغرور ہوتے ہیں اپنے ہم جنسوں کو دکھ دیتے ہیں اپنے ہم جنسوں کو لوٹتے ہیں ذرا

خیال نہیں کرتے کہ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔ زمانہ کی حالت یکساں نہیں۔ اور نہ ہمیں ہمیشہ یہاں رہنا ہے۔ ہم کیوں ایسا غور کرتے ہیں +

ای ناظرین !!! یاد رہے

دو روزہ کی زندگی پر اتنا مت ہو نہیں مغرور
بہار عیش یہہ ہو جائیگی خزاں پیچھے

اب ۱۸۹۵ء میں ہمنے کیا کچھ کیا۔ بہت ناجائز کام کئے۔ اور ایسے ایسے ناروا جب کام کئی ہونگے جو شان الٰہی وصفات الٰہی کے خلاف ہونگے اگر ایسا ہی ہے۔ تو ہمنے بہت برا کیا۔ خدا کو کیا جواب دینگے۔ ہماری زبان جواب دہی کے وقت بالکل بند ہوگی۔ ہمکو اللہ تعالیٰ نے اس سال کھانا کپڑا اور با خوشی کے سب سامان عنایت کئے۔ زندگی عنایت کری حالانکہ بہت ہمارے ساتھ کے اس دار فانی سے گذر گئے۔ اور ہم تا ہنوز جیتے ہیں۔ کیا ہم اُنسے جو گذر گئے بہتر ہیں۔ نہیں بلکہ یہہ صرف خداوند کریم کی مہربانی اور اُسکا عین فضل ہے۔ ایسی مہربانی کی قدر نہ کرنی اگر احسان فراموشی نہیں تو پھر کیا ؟

صرف یہی نہ سمجھو کہ ۱۸۹۵ء گذر گیا اور بس۔ وہ تو ہمکو دھوکھا دیگیا۔ ہماری عمر کا ایک سال گھٹا گیا۔ وہ ہمارا دوست نہ تھا وہ ہماری عمر کم کرنے کو آیا تھا اُسنے اپنا کام کیا اور چلا گیا۔ اور ہم اُسی جگہہ پر اُسی حالت پر بے فکر موجود ہیں +

آؤ ہم خداوند کیطرف پھریں کہ اُسکی طرف سے تازگی بخش الہام ملے اپنی برائیوں سے باز آویں۔ اس نئے سال میں خداوند سے فرمانبرداری کا سچا وعدہ کر کے اُن نقصوں کو جو ۱۸۹۵ء میں تھے دور کرنیکے لئے ۱۸۹۶ء میں قدم رکھیں۔ اور یہہ سال ہمارے لئے سر نو زندگی کا وسیلہ ہو جاوے۔ کہ ہم اُسکے بیٹے عیسیٰ مسیح پر ایمان لا کے اُسکے خون کی طفیل سے حیات ابدی کے وارث ہو جاویں۔ اور یہہ سال ہمارے لئے برکت کا باعث ہو +

آپکو ہماری طرف سے نیا سال مبارک ہووے +

اے خدا مالک میرے۔ تو نے میری مدد کی
پھر ایک سال بحکم تیرے۔ میری زندگی ہے

## حق کیا ہے؟

پنطیس پیلاطوس حاکم سے زیادہ نادان شخص کم ہی سے کوئی ہوگا۔ جسنے حق سے نہ آپ فائدہ اُٹھایا۔ اور نہ کسیکو اُٹھانے دیا ہمارے تین کا سوال وہی سوال ہے۔ جو ہمارے خداوند سے پنطوس پیلاطوس نے کیا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ سوال نہایت چسپاں اور معقول کیا مگر افسوس ہے۔ جواب سننے کے لئے نہ ٹھہر سکا۔ اُٹھکر چلا گیا۔ کیا ہی خوب ہوتا۔ اگر وہ سن لیتا۔ نہ مانتا اُسکی مرضی مگر اوروں کو کسقدر فائدہ پہنچتا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ڈر گیا۔ خیر وہ تو حق کی نعمتوں سے نامراد رہا۔ مگر اب ہماری آرزو ہے۔ کہ سوال کا جواب بموجب کلام الٰہی کے دیا جاوے۔ کیونکہ اُسکی بابت اور جگہہ میں بخوبی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ حق کیا ہے؟

امید ہے کہ ہمارے لایق کارسپانڈنٹ اپنے نادر خیالات سے ناظرین اخبار کو اور ہمکو بھی محظوظ و ممنون فرماوینگے۔ ہم بھی وعدہ کرتے ہیں کہ کسیوقت اسپر کچھ لکھینگے +

## اعلان دعائیہ

عموماً تمام دنیا کی مسیحی کلیسیاؤں کا قاعدہ ہے کہ ہر نئے سال کے پہلے ہفتہ میں بلا ناغہ ہر روز خاص مقررہ باتوں کے لئے خدا سے دعائیں مانگتے ہیں کیسا عمدہ اور پاکیزہ اور متبرک دستور ہے۔ ان برکات میں شامل ہونیکے لئے ہم اپنے برادران اہل ہنود اور اہل اسلام کی دعوت کرتے ہیں۔ امسال تاریخ وار یہہ مضامین مقرر ہیں +

۲ جنوری۔ اتوار۔ ای تو جو دعاؤں کا سننے والا ہے سارے بشر تجھہ پاس آئینگے +

۳ جنوری۔ پیر۔ خدا سے جو تمام روحانی اور جسمانی نعمتوں اور صلح کا بانی ہے دعا کرنی کہ وہ اقوام یورپ میں صلح بخشے +

۴ جنوری۔ منگل۔ خاندانی برکتوں اور مسیحیوں میں دینداری اور صلح کے لئے دعا کرنی +

۵ جنوری۔ بدھ۔ مسیحی کلیسیاؤں کے لئے کہ وہ روحانی پھلوں سے بارور ہو۔ اور اپنی جوابدہی کو سمجھے +

۶ جنوری۔ جمعرات۔ خاندانی پاک محبت کے لئے دعا کرنی کہ جورو و شوہر فضل کے وارثوں کی مانند زندگی گذرانیں +

۷ جنوری۔ جمعہ۔ خداوند مسیح کی بادشاہت کی اشاعت کے لئے کہ ہر بشر کے دل میں دین عیسوی کی سچائی جاگزین ہو +

۸ جنوری۔ سنیچر۔ روح القدس تمام قوموں اور حاکموں پر نازل ہو +

۹ جنوری۔ اتوار۔ تیری بادشاہت آوے +

## شکریہ

ہم اپنے اُن معزز اور عنایت فرمانے کارسپانڈنٹوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے اپنے نادر مضامین اور عالی خیالات سے ۱۸۹۵ء میں اخبار کے کالموں کو زینت دی امید ہے کہ اس سال بھی وہ اپنے قلم کو نہ روکینگے بلکہ اپنے خداوند کے جلال کیخاطر وقتاً فوقتاً ناظرین اخبار اور ہمکو بھی محظوظ و ممنون فرماتے رہینگے +

## مژدہ

ہندوستان کے ڈیوٹنی کالجوں کے طلبا کو مژدہ ہو کہ سہارنپور تھیولاجیکل سکول کے پادری جے سی آر۔ ایونگ صاحب یونانی لغات کی ایک کتاب جسمیں انجیل کے کل یونانی الفاظ ہونگے۔ اور اُنکے معانی رومن اردو حروف میں ہونگے۔ تیار کر رہے ہیں۔ ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ کیونکہ فی زمانہ علم الٰہی کے طالب العلموں کو کلام الٰہی کی اصلی زبان سیکھنے کا شوق ہے۔ اس سے اُنکو بہت فوائد حاصل ہونگے +

لیکن ہمکو افسوس ہے کہ قیمت اُسکی گراں ہوگی اور غریب طالب علم کے لئے خریدنا مشکل ہوگا۔ چنانچہ قیمت پیشگی ساڑھے تین روپئے اور مابعد چار روپئے اگر محنت اور خرچ پر لحاظ کیا جاوے۔ تو کچھ قیمت نہیں۔ کم سے کم پانسو درخواست پہنچنے پر چھپنی شروع ہوگی +

## بقیہ قدیم تواریخ کا اختصار

### چوتھی فصل

### اسباب کے بیان میں کہ رومیوں نے یونان کو کسطرح فتح کیا

سنہ ۱۹۶ ق م سے سنہ ۱۴۵ ق م تک

بعد اسکے کہ فیلپوس نے مقام کونی کافا میں شکست کھائی وہ روم کے تابعدار رہا لیکن اُن سے دلی دشمنی رکھتا تھا اُسکا بیٹا پرسیوس بھی باپ کی طرح رومیوں سے دشمنی رکھتا تھا اور جب سنہ ۱۷۹ ق م میں تخت نشین ہوا تو اُس نے آزادگی حاصل کرنے کے لئے رومیوں کے ساتھ لڑائی کی جب لڑائی مدت تک ہوتی رہی تو لوسیس پالس اُسی کا بیٹا جو مقام کانی میں مارا گیا تھا رومیوں کا سپہ سالار مقرر ہوا اُس نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ لڑائی کر کے سنہ ۱۶۸ ق م میں مقام پدنا میں پرسیوس کو شکست دی تب پرسیوس بھاگ گیا لیکن آخرکار مقام سامتھریس میں پکڑا گیا اُس نے امیلیس سے کہا کہ مجھے اپنی فتح کے تماشہ میں نہ لے جائے امیلیس نے کہا کہ اگر تم چاہو تو خودکشی کر کے اس بے عزتی سے بچ سکتے ہو ✦

امیلیس ایک نیک آدمی تصور کیا جاتا تھا وہ یونانیوں کے علم و ہنر کو بہت پسند کرتا تھا مگر جب سنٹ سے حکم نکلا کہ ملک اپیرس کے ستر شہر سپاہیوں کے لوٹ کے واسطے مقرر کئے جائیں تو اُسنے کسیطرح کا عذر نکیا بلکہ حکم کی فرمانبرداری کی جب وہ روم میں آیا تو اُسکی فتح کا ایک تماشہ ہوا اور دریائے تیبر کے دہانہ سے روم تک اُسنے پرسیوس کی شاہانہ کشتی میں سواری کی کشتی پر سے اُتر کے پرسیوس کو زنجیروں سے جکڑے اور کالا لباس پہنائے ہوئے اپنے پیچھے چلاتا ہوا شہر میں داخل ہوا جب تماشہ ہوچکا تو پرسیوس مقام البیہ بھیجا گیا اُس مقام پر اُسنے اپنی باقی عمر تمام کی ✦

اس وقت اکوائی قوم جو پہلے روم کی مدد کرتی تھی برخلاف ہوگئی لیکن جلد مغلوب بھی ہوئی اسوقت رومی سنٹ نے ایکین جماعت پر الزام لگایا کہ تم اشتہری کی مدد کیا چاہتے تھے چنانچہ اُنمیں سے ہزار قیدی فیصلہ کے واسطے طلب کئے گئے کہ وہ روم میں آکے رہیں اُن لوگوں میں سے ایک مشہور مورخ پلوبیس تھا یہہ شخص روم میں امیلیس کا بڑا دوست تھا اور امیلیس کے دو بیٹوں کا اُستاد بنا یہہ لوگ سترہ برس تک روم میں رہے اگرچہ اُن لوگوں نے بار بار درخواست کی کہ گھر جانے کی اجازت ہو لیکن وہ روکے گئے جبتک کہ پلوبیس کے شاگرد اسپیانس نے کیٹو سے رہائی کی سفارش کیتو سے کی صاحبان سنٹ سے یہہ التماس کیا کہ اسبات کا چرچا کرنا کہ آیا یہہ کمبخت بڈھے اپنی ہڈیوں کو ملک اٹلی میں یا ملک اخیا میں چھوڑنے پاویں وقت کو برباد کرنا ہے صاحبان سنٹ نے یہہ حقارت آمیز باتیں سُنکے کچھ ترس کھا کر اُنکو اپنے ملک جانے کی اجازت دے ✦

اس زمانہ میں یونان نے روم سے اپنی آزادگی حاصل کرنے کی کوشش کی رومیوں نے روسیس ممیس کو اُنکی مخالفت میں بھیجا اُسنے آسانی کے ساتھ اُنکے لشکر کو شکست دیکے حکم دیا کہ شہر قرنتھس لوٹا اور جلایا جاوے بے نہایت مال و اسباب تصویریں مورتیں اور عمدہ عمدہ چیزیں رومیوں کے ہاتھ آئیں ممیس ایک جاہل شخص تھا اور ان چیزوں کو صرف اسلئے چاہتا تھا کہ اور لوگوں کے نزدیک قیمتی تھیں اور عالموں نے اسپر بڑی ہنسی کی جب اُسنے جہاز کے ناخدا کو حکم دیا کہ خبردار اگر یہہ چیزیں جاتی رہینگی تو تجھے بنانی پڑینگی لیکن اُسمیں ایک خوبی یہہ تھی کہ اُسنے اپنے لئے لوٹ میں سے کچھ نلیا لیکن سب چیزوں کو روم کے سرکاری مکانات کی آرائش کے لئے بخشدیا شہر قرنتھس سنہ ۱۴۵ ق م میں غارت ہوا اور اُسکے ساتھ یونان کی آزادی جاتی رہی اُسوقت کے بعد یونانی ایک رومی صوبہ ہوا جو اخیا کہلاتا ہے ✦

اتھینی شہر علم و خوبی کے سبب مشہور رہا اور اُسوقت سے لیکے رومی جوانوں کے لئے گویا مدرسہ ٹھہرا ✦ باقی آیندہ

## مراسلات

کتاب امین الملۃ مقام صفحہ ۱۱۲-۱۲۰ تک

### ریویو نمبر ۳

اسیطرح خدا نے محمد کو برپا کیا کہ عیسائیوں کو سزا دیوے مگر محمد صاحب نے اپنے خیال توحید (اگرچہ یہودیوں ہی سے سیکھی تھی) اور فتوحات کے سبب اور لوگوں کے کہنے سے فریب کھایا جو اپنے تئیں نبی سمجھا۔ اس سزا کی بابت اور عیسائیوں کی بدچلنی کی بابت یوحنا رسول کو مکاشفات میں خداوند نے آگاہ کیا تھا۔ اور اُسکے موافق وقوع میں آیا۔ اور اسمیں سچا ہونا یوحنا رسول کا ثابت ہوتا ہے جو اپنے تئیں مسیح کا گواہ کہتا ہے چنانچہ عیسائیوں کو سکھلایا گیا تھا کہ خدا روح ہے اور روح اور راستی سے اُسکی پرستش کریں یوحنا ۴: ۲۴ مگر اُنہوں نے کوشش کر کر کے اُس خدا کی پرستش کے ساتھ مورتوں کی پرستش کو روا کر لیا۔ توجسطرح خدا نے اپنے برگزیدہ قوم کو اُس خطا کے سبب غیر قوموں سے دکھ دلوایا اُسیطرح اُسنے اپنی قوم مسیحی کو ایسی خرابی اور گمراہی کے لئے سزا دلوائی اور اُسکی بابت پہلے ہی سے یہہ خبر دی تھی (دیکھو مکاشفات ۹: ۱-۱۲) وہ دکھ یا افسوس جو آنے والا تھا اُسکا آنا اُنہیں لوگوں پر تھا جنکے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں۔ (آیت ۴) یہہ پہلا افسوس کا موجب تھا یاد رہے کہ یہہ روح کا کلام تھا جو مسیح کی کلیسیاؤں کی بابت کہا (باب ۳: ۲۲) اور اُسی باب کی آیت ۱۹ میں مسیح کلیسیاؤں کو کہتا ہے کہ میں جتنوں کو پیار کرتا اُنہیں ملامت و تنبیہہ کرتا ہوں۔ بالاتفاق مکاشفات باب ۹ میں جو خبر ہے وہ محمد اور محمدیوں کی بابت ہے اور مسیح کی کلیسیا کے برخلاف ہے اُسکے موافق محمدیوں نے مسیح کی کلیسیا کو دکھ دیا۔ پس جو کچھ بخت نصر بادشاہ اسور یہودیوں کے لئے تھا وہی کچھ محمد شاہ عرب عیسائیوں کے لئے تھا۔ ایک سزا نہ کہ ایک نبی۔ الحاصل خدا کے قانون کی جو اُسنے اپنے کلام میں واضح کی ہے یہہ کیفیت ہے اور یہہ بات کہ محمد صاحب کا آنا عیسائیوں کی بدچلنی اور بد اعتقادی کی سزا دہی کیلئے ہی تھا دو اور باتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اول یہہ کہ محمد دین عیسوی کو برطرف و منسوخ نہیں کر سکا۔ مگر اُسکے وقتوں کی نسبت اب دین عیسوی کو زیادہ رونق ہر بات میں حاصل ہے۔ اگر دین عیسوی کا قیام و رواج خداوند کریم کو منظور نہ ہوتا تو یہہ سزا اُسکے عدم ترویج کو ویسا ہی شامل کرتی جیسا رومیوں والے ظلم نے دین یہود کی عدم ترویج کو شامل کیا تھا۔ برخلاف اُسکے سزا آئی اور گئی

گو دین قائم رہا۔ دوسرے یہہ کہ اسلام عیسائیوں کا دین نہیں ہو گیا یعنی دین عیسوی انکا دین ہے۔ اسلام کی خاطر انہوں نے انجیل کو نہیں چھوڑا ہے۔ اور اُسکی پیروی میں خدا نے اُنہیں ہر طرح کی برکت دی ہے۔ پس مرزا صاحب خداوند کریم کے قانون سے جو نتیجہ آپنے نکالا ہے وہ حضرت محمد صاحب کے حق میں مفید نہیں ہے۔ خدا کے کاموں پر غور کرو نہ کہ اُنسے دھوکھا کھاؤ +

اِس سلسلہ میں آپنے قرآن کی آیت کا بھی حوالہ دیکر محمد کو سچا نبی بیان کیا ہے۔ اور تا کہ مجھکو بڑی غرض ہے اس حوالہ کیطرف بھی رجوع کیا جاتا ہے جو آپنے سورہ نحل آیت ۶۵ سے دیا ہے +

قولہ - اِس دلیل کیطرف اللہ تعالے نے اپنے پاک کلام میں اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے سورہ نحل الجزو ۱۴ یعنے ہمنے تجھ سے پہلے دنیا کے کئی فرقوں اور قوموں میں پیغمبر بھیجے پس وہ لوگ شیطان کے دھوکھا دینے سے بگڑ گئے (اگر اہل کتاب کیطرف اشارہ ہے تو درست نہیں کیونکہ اگر بگڑ جاتے تو خداوند انکو درست کرتا) سو وہی شیطان آج اُن سب کا رفیق ہے اور یہہ کتاب اسلئے نازل کی گئی تا کہ اُن لوگوں کا رفع اختلاف کیا جائے اور جو امر حق ہے وہ کھولکر سنایا جائے اور حقیقت حال یہہ ہے کہ زمین ساری کی ساری مر گئی تھی خدا نے آسمان سے پانی اُتارا اور نئے سرے اس مردہ زمین کو زندہ کیا۔ یہہ ایک نشان صداقت ہے اس کتاب کا پر اُن لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں یعنے طالب حق ہیں +

اقول - واضح ہو کہ مردہ زمین کا و پانی کی مثال آدمی کی گمراہی اور قرآن کے لئے مثال نہیں معلوم ہوتی آپکی تفسیر مطلب سے بعید ہے جس آیت میں مردہ زمین کا ذکر ہے وہ اپنی ما بعد آیات کے ساتھ خدا کے انتظام کے کاموں کا بیان ہے اور انمیں لوگوں کے لئے نصیحت اور نشانی ہیں۔ مگر قرآن کو اِس پانی کے ساتھ نسبت دینا درست نہیں ہے کیونکہ زمین کا مردہ ہونا اور پھر پانی سے زندہ ہونا نشانی ہے قیامت کی نہ کہ صداقت قرآن کی ورنہ ما بعد آیات دودہ گوبر اور دودھ اور شراب کو بھی نشانیاں صداقت قرآن کی کہنی چاہئیں اور انمیں بھی حق کے طالبوں کے لئے پتے بتلائے گئے ہیں۔ سو مرزا صاحب نے اِس آیت کی رو سے قرآن کو خدا کے قانون قدرت سے تشبیہہ دینا درست نہیں معلوم ہوتا +

اصل بات یہہ ہے کہ قرآن بھیجا گیا تا کہ اختلافوں کو دور کرے ان اختلافوں کے سبب مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ تمام زمین گمراہ ہو گئی تھی۔ وہ اختلاف کیا تھے جنکا قرآن نے فیصلہ کیا ایک آدھ کی بابت تو محمد صاحب لکھتے ہیں کہ قیامت میں اُنکا فیصلہ ہو گا سورہ حج - رکوع ۹ - آیت ۶۹ و ۷۰ ۔ اور اگر تجھ سے جھگڑنے لگیں تو کہہ اللہ بہتر جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اللہ فیصلہ کریگا تم میں قیامت کے دن جس چیز میں تم کئی راہ تھے۔ پھر دیکھو سورہ ہذا آیت ۱۷ - جو لوگ مسلمان ہیں اور جو یہود ہیں اور صابئین اور نصاریٰ اور مجوس اور جو شریک کرتے ہیں اللہ فیصلہ کردیگا انمیں قیامت کے دن - سورہ یونس رکوع ۱۰ - آیت ۹۳ - اور جگہہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو پوری جگہہ دینی اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں - سو وے پھوٹے نہیں جب تک آچکی اُنکو خبر۔ اب تیرا رب اُنمیں فیصلہ کریگا قیامت کے دن جس بات میں وے پھوٹ رہے تھے - پس اِن باتوں کے لئے قرآن کی حاجت نہیں اُنکی نسبت قرآن فیصلہ نہ دیگا۔ بلکہ فیصلہ قیامت میں ہو گا۔ مگر کئی جگہہ ایک آدہ اختلافوں کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ سورہ مریم آیت ۳۵ میں یوں لکھا ہے یہہ ہے عیسی مریم کا بیٹا سچی بات جس میں لوگ جھگڑتے ہیں۔ واضح ہو کہ عیسائی ہمیشہ عیسی کو مریم کا بیٹا جو خدا کی قدرت سے اُس سے پیدا ہوا مانتے رہے ہیں انجیل مقدس اسبات کی شاہد ہے اور اُسکے سوا یہ لوگوں کا عقیدہ مشہور ہے - باقی آیندہ

دفعہ ۲

## رسالہ سرمہ چشم آریا

یہ رسالہ حال میں مرزا غلام احمد صاحب مولف براہین احمدیہ نے بڑی تحقیق و تدقیق سے تالیف کیا ہے اگر آریہ سماج والوں کے مذہب کی اصل حقیقت اور اُنکی عقاید کے ماہیت اور اُنکی حجتوں کی کیفیت دریافت کرنا منظور ہو تو اِس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں کہ رسالہ سرمہ چشم آریہ کو اول سے آخر تک دیکھیں حقیقت میں اِس رسالہ نے سب پردہ آریہ سماج والوں کا کھول ہی دیا ہے بلکہ اُس مذہب کا خاتمہ ہی کر دیا ہے۔ مولف صاحب نے پانچ سو روپیہ کا ایک انعامی اشتہار بھی اِس رسالہ کے ساتھ اِس غرض شامل کیا ہے کہ اگر رد چھپ جانے کے بعد لالہ جیونداس صاحب جو نہایت سرگرم آریہ سماج لاہور میں حلف اٹھا کر صحت و صداقت رد پیش کردہ پر شہادت دیں تو بلا توقف پانسو روپیہ رد کنندہ کو دیا جائیگا سبحان اللہ کس درجہ کی صفائی ہے کہ خود مخالف کی قسم پر چھوڑ دیکر اس قدر زر کثیر کے دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ اے آریہ سماج والو اب کہاں اور کدھر ہو گیا تمنے سرمہ چشم آریہ کا آخری اشتہار نہیں دیکھا کہ ہمیں تمہیں قسم دیکر کہا ہے کہ اگر تم وید کے عقاید کو سچ سمجھتے ہو تو اِس رسالہ کا رد لکھو اور پانسو روپیہ کا انعام پاؤ۔ سوائے آریہ سماج کے غیرت مندو اگر سچ مچ تمہارے خیال میں وہ سب عقاید صحیح ہیں جو دیانند صاحب تمہیں دے گئے تو رسالہ موصوفہ کا رد لکھکر اُن عقاید کی سچائی ظاہر کرو اور رسالہ مذکورہ کو علاوہ محصول ۱۲ آنہ جلد تر خرید یا کہیں سے حاصل کرو اور اُن الزامات کو جو وید پر سے اٹھاؤ جنکی نسبت ہر ایک عقلمند کا یقین ہے کہ وہ ہرگز اٹھ نہیں سکتے اور خود ہمنے بخوبی اول سے آخر تک رسالہ کو دیکھ لیا ہے اور ہم حتماً و انصافاً سمجھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک ہرگز ممکن نہیں کہ ایسے قطعی اور کامل دلایل ہیں سے کسی ایک دلیل کا بھی کوئی صاحب رد لکھ سکے اور ہم اسبات کے دیکھنے کے نہایت شایق ہیں کہ کسی فرضی رد کے چھپنے کے بعد کیونکر لالہ جیونداس صاحب اپنے فطرتی راستی اور ایمان کو اور خدا ترسی کو دیکر اور ترحم پر فدا کر کے قسم کہا بیٹھتے ہیں اور اگر وہ کسی رد کے پیش ہونے پر اُسکے صداقت کے لئے قسم کہا بیٹھیں تو یہی اسبات پر بڑی بھاری دلیل ہوگی کہ انہوں نے اُس رد کو ہیچ و پوچ اور لغو اور باطل سمجھا ہے اگر کوئی صاحب رد لکھکر اپنے رد کی صداقت بذریعہ قسم لالہ جیونداس ثابت کرانا چاہیں تو وہ خود جو ہیں جسکو اپنے قوم کے سرگروہ ہیں بھی اعتماد نہیں بہر حال اب ہمارے نزدیک لالہ جیونداس صاحب کی جان پر بڑی مصیبت ہے اور بلا شبہہ آجکل وہ گونہ پیچ و تاب میں مبتلا ہونگے اور در حقیقت اُنکی فطرتی راستی کے پرکھنے کے لئے یہہ پہلا امتحان ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی قدرت نے اُنکے لئے قایم کر دیا ہے۔ پنڈت دیانند کے تمام رطب یابس کے صحت صداقت پر قسم کہا لینا کسی عقلمند اور ایماندار اور منصف سے ممکن ہے ہرگز نہیں +

راقم ایک شایق قسم لالہ جیونداس

# ہندو مذہب

## نمبر ۱

## ہندو و آریہ نام کا بیان

ماہران علم و محققان حقیقت نے ہندو نام کی بابت یہہ لکھا ہی کہ یہہ لفظ اُس دریا کے نام سے بنا ہی جو سندھو کہلاتا ہی کیونکہ اکثر الفاظ جو زبان سنسکرت سے زبان فارسی میں آ گئے ہیں وہ اسطرح تبدیل شدہ پائے جاتے ہیں یعنے جن الفاظ سنسکرت کے شروع میں (س) ہوتا ہی تو زبان فارسی میں اُن الفاظ کے ماقبل کا (س) (ہ) سے تبدیل شدہ پایا جاتا ہی مثلاً جو لفظ سنسکرت میں سپتہ ہی وہ زبان فارسی (ہفتہ) ہو گیا ہی اور ویساہی وسم کا دہم اور سہسر کا فارسی میں ہزار اور اسیطرح سندھو کا ہندو ہو گیا ہی معلوم ہوتا ہی جس سے مراد ہی دریا سندھ کے باشندے +

دویم ممکن ہی کہ یہہ ہندو نام سنسکرت کے دو لفظوں سے بنا ہو یعنے (ہین) اور (دوش) سے جنکے معنے بے نقص کے ہیں اور ممکن ہی کہ کثرت استعمال کے سبب اُنمیں سے چند الفاظ چھوٹ بھی گئے ہوں جیسا کہ ہندو استھان کے بجائے اب ہندوستان بولا جاتا ہی اور کثرت استعمال کے سبب استھان میں سے (الف) و (ہ) چھوٹ گیا ہی و نیز عقل بھی قبول کرتی ہی کہ ہندوں کے بزرگوں نے جو ہوشمند تھے ایسا نام یعنے (ہین دوش) کو جسکے معنے بے عیب کے ہیں اپنی قوم پر عاید کر لیا ہوا اور پھر زبان سنسکرت میں نام آریہ اور زبان فارسی میں ایرانی دونوں ایکہی مصدر یا دھاتو (آر) سے نکلے ہیں اور آریہ و ایرانی کے اصلی معنے ہل چلا کر کھیتی کرنے والے کے ہیں اور حقیقتاً یہہ نام آریہ اس قوم کے لوگوں کا اُسوقت تھا جب یہہ صرف کھیتی کر کے ہل وہی کرنے سے روٹی کماتے تھے جیسے کہ آج تک اس پنجاب میں بھی کھیتی کرنے والے ارائین کہلاتے ہیں اور اکثر اس پیشہ کے لوگ جانوروں خصوصاً بیلوں پر ظلم بھی کیا کرتے ہیں۔ اور بے زبان جانوروں کو اپنی ایسی جری

حاشیہ ۱۔ شری دیانند جی جنہوں نے [illegible] سے آریہ سماج قایم کی ہی وہ اور اُنکے پیرو اکثر یہہ بیان کرتے ہیں کہ ہندو فارسی میں چور کو کہتے ہیں اور یہہ نام ہماری قوم کا ہمارے دشمنوں یعنے محمدیوں نے رکھا ہی یہہ بیان اُنکا محض غلطی ہی نہیں بلکہ دو مطلبوں کے لئے ایک دھوکا ہی اوّل یہہ کہ ہندو کو اس نام سے نفرت ہو جاوے اور خواہ مخواہ اپنے تئیں آریہ کہا کریں اور اس حکمت عملی سے تعداد دیانند جی کے پنتھ کی روز بروز ترقی پکڑ جاوے = دویم ہندوؤں و محمدیوں میں جو اتفاق اور میل جول ہو رہا ہی بجائے اُسکے نفاق پیدا ہو جاوے پس فارسی [illegible] اشخاص یہہ جانتے ہیں کہ ہندو فارسی میں بھی ایک لفظ ہی جسکے اصطلاحی معنے چور کے کئے گئے ہیں مگر یہہ لفظ ہندو کا جو قوم ہنود پر بولا جاتا ہی وہ لفظ نہیں جو فارسی میں مستعمل ہوا ہی نیز یہہ بھی جاننا چاہئے کہ ہندو لفظ جو فارسی میں آیا ہی اُسکے اصطلاحی معنے صرف چور ہی کے نہیں بلکہ بعض اوقات وہ معشوق کے معنے بھی دیتا ہی جیسا کہ شیرازی کہتا ہی بخال ہندوش بخشم ثمرقند و بخارا را اگر یہہ کہا جاوے کہ فارسی میں ہندو کے معنے برے و بھیجے دونوں طرح کے استعمال ہوئے ہیں اسلئے ہندو نام کو چھوڑنا چاہئے تو اس سبب سے ہندو نام کیا اور بھی بہت نام ترک کرنے پڑینگے مثلاً آدم کا لفظ بھی فارسی میں اچھے معنے نہیں رکھتا کیونکہ فارسی میں آدم غلام و نیز [illegible] کو کہتے ہیں اگر ہندو نام قابل تبدیل ہی تو آدم نام بھی تبدیل ہونا چاہئے اور پھر اسیطرح آریا قوم بھی کہ جسکے معنے [illegible] میں وہی تبدیل کیا جاوے اور پھر یہہ سنسکرت میں حکیم کو کہتے ہیں مگر فارسی میں ایک قسم کے [illegible] کو کہتے ہیں اور طرفہ سنسکرت میں اُسکو کہتے ہیں جسکا شروع ہو لیکن تبدیل [illegible] فارسی میں [illegible] کو کہتے ہیں اور دیانند جی اپنی تحریرہ میں ہندو کو نادانی بتلاتے ہیں تو کیوں بہمان [illegible] فارسی کا [illegible] جو ہندو نام پر لحاظ فارسی کے معنے کا کیا جاتا ہی پس اگر ہندو نام قابل تبدیل ہی تو آریا بھی جو [illegible] قابل تبدیل سمجھا جاوے [illegible] کو کیا یہہ امر [illegible] ممکن ہی کہ ہر زبان کے الفاظ کو تبدیل کرنا مناسب ہی پس جبکہ ہر شخص ہو اُسی عقل کو کسی غرض نے اندھا کر رکھا ہو کبھی نہ کہیگا کہ وہ تبدیل کئے جاویں کیونکہ جس غیر کی زبان سے کیا غرض ہی ہر ایک کو اپنی ہی بولی میں سمجھنا چاہئے ہماری بولی میں جو لفظ یا نام کے کیا معنے ہیں ویساہی ہندو یعنی ہم لوگوں کو اپنے نام کے معنے اپنی زبان سنسکرت میں دیکھنے چاہئیں کہ زبان فارسی و عربی میں لیکن ہمکو اُسکے برعکس یہہ معلوم ہوتا ہی کہ دیانند جی و اُنکے پیرو سنسکرت کے الفاظوں کو فارسی زبان کے الفاظوں کا مغلوب سمجھکر سنسکرت الفاظ ترک کرتے رہے ہیں مثلاً جب دیانند جی نے سنا کہ زبان فارسی میں اسیر بادر کے معنے قید ہونیکے ہیں تو اس لحاظ سے اُنہوں نے سنسکرت لفظ اشیرباد کو ٹیال دیا اور بجائے اُسکے نمستے قرار دیا حالانکہ جو لفظ جو اشیرباد ہی سنسکرت میں اچھے معنے رکھتا اور بہتر نا لفظ ہی اور منوسمرتی [illegible] ہر کتب ہنود میں بہت جگہہ پایا جاتا ہی نہیں بلکہ اُسکے استعمال کے لئے نہایت درجہ کی تاکید بھی کی گئی ہی دیکھو منوسمرتی ادھیائے ۲ کا شلوک ۳۲ ترجمہ جو شخص اشیرباد دینیکے کلام کو نہیں جانتا اُسکو پرنام کرنا نچاہئے وہ شدر کی مانند ہی +

اور یہہ امر بھی ظاہر ہی کہ مختلف زبانوں کے بعض بعض الفاظ و نام آپس میں کسقدر مشابہ ہو اکرتے ہیں لیکن اُنکے معنوں میں بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہی اور یہہ کسی حال میں ممکن نہیں کہ ہر ایک نام یا الفاظ کے معنی تمام زبانوں میں اچھے یا برے آپسمیں موافق ہوں اگر ہمکو اس سبب سے الفاظ و اسماء ترک و تبدیل کرنے پڑیں تو تمام جہان کے الفاظ ترک و تبدیل کرنے پڑینگے جو محض ناممکن ہی نہیں بلکہ سخت بیوقوفی ہی +

اور دیانند جی کے پیرووں کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہی کہ ہندو نام اس قوم کا محمدیوں کے فلاں بادشاہ نے فلاں زمانے میں رکھا تھا اور باوجود علم اور ہوش رکھنے کے اس قوم کے بزرگوں نے بخوشی خود یا جبراً اپنے پر عاید کر لیا تھا۔ اور یہہ سبب یہی ہی کہ ہندو رشیوں اور عالموں نے سوائے دیانند جی اور اُنکے پنتھ والوں کے کبھی کوئی اعتراض اس نام پر نہیں کیا اور ہندوؤں کے پشتکوں میں اس نام کا رواج پایا جاتا ہی مثلاً گورو نانک صاحب کے آدگرنتھ میں پایا اس قوم کا نام ہندو لکھا ہوا موجود ہی اور نیز گورو گوبند سنگھ صاحب جو زبان فارسی میں بھی اچھی مہارت رکھتے تھے اُنکو کبھی یہہ نہ معلوم ہوا کہ جس قوم میں سے ہم لوگ ہیں اُس کا نام محمدیوں کی جانب سے بہت برا رکھا گیا ہی اسلئے وہ نام تبدیل کیا جاوے اور غور کا مقام ہی کہ اکبر بادشاہ جو بے تعصب مشہور ہی اور جسکے عہد میں بہت ہندو دانا امیر و وزیر اور زبان فارسی میں پوری لیاقت اور آزادانہ طور پر گذران کر چکے ہیں اُسوقت اُنہوں نے بھی ایسا نام پر کچھہ اعتراض نکیا پس جس حال میں ہندوؤں کے بزرگ اس نام کو رواج دیتے اور اپنے پر قبول کرتے رہے ہیں اور کوئی اعتراض اُسپر نہیں کیا تو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس نام کو اچھا جانتے تھے نہ کہ برا +

سے جسکے معنے پرانے لوہے کی نوکدار لیس لگی ہوئی ہوتی ہی جو جیتی چیزوں کو زمین میں چبھو کر کام کرتے ہیں اور اِسی سبب سے وہ نوکدار کیل ہل کے نام سے نامزد ہوکر آر کہلائی ہی پس جب اِس قوم نے رفتہ رفتہ علم و ہنر و سوداگری میں ترقی کی تو آریہ نام کو جو صرف کھیتی کرنیوالوں کے لئے مخصوص تھا چھوڑ دیا اور بہ نسبت اِس آریہ نام کے (غالباً) (میں دوش) کو جو رفتہ رفتہ ہندو ہو گیا ہی اپنی قوم پر عاید کر لیا اور یہہ ہندو نام بہ نسبت آریہ نام کے اِس قوم میں زیادہ رونق پا گیا +

**بقیہ حاشیہ صفحہ ۵** + اور دیانند جی یا اُنکے پیروں کا یہہ فرمانا کہ ہندو نام ہماری قوم کا محمدیوں نے رکھا ہی بالکل غلط اور محض دھوکھا ہی کیونکہ یہہ نام اُن کتابوں میں پایا جاتا ہی جو محمد صاحب کی پیدائش سے بہت پہلے لکھی گئیں تھیں مثلاً استر کی کتاب جو یہودیوں کی مقدس کتابوں میں درج ہی اور محمد صاحب کی پیدائش سے ایکہزار برس پیشتر لکھی گئی تھی اُسکے پہلے باب کی پہلی آیت میں ہی۔ یہہ وہی اخی سیورس یعنے (خشیر شاہ) ہی جو ہندوستان سے کوش تک سلطنت کرتا تھا +

پھر فلاویس جوسیفس جو ایک بڑا یہودی مورخ گذرا ہی اور سنہ ۳۷ء میں پیدا ہوا تھا اور محمد صاحب کی پیدائش سے قریباً چھ سو برس پیشتر ہو گذرا ہی وہ اپنی تواریخ کی کتاب آٹھویں حصہ کے باب ۵ میں یوں لکھتا ہی وہ کہ حیرام شاہ سور نے چند آدمی جو سمندر کے حال سے خوب واقف تھے سلیمان کے پاس بھیجے تاکہ وہ جہاں جہاز رانی کریں اور بادشاہ نے اُن کو سرزمین اوفیر میں بھیجا کہ جس کا نام اور یا جیبر سوفس ہی اور جو ہند میں ہندوستان سے متعلق ہی اور وہاں کا سونا نہایت عمدہ ہوتا ہی۔ پس ظاہر ہو کہ محمد صاحب کی پیدائش سے بہت پہلے یہہ ملک ہندوستان کے نام سے نامزد و مشہور و معروف تھا اور غالباً اُسکے باشندے ہندو کہلاتے تھے +

الراقم
ٹی۔ ایچ۔ ازبنداد ان خاں

# تار برقی

**لنڈن** ۲۳ دسمبر۔ سُنا ہی کہ تمام جرمن طالب العلم اور افسران کو جو رخصت پر تھے اپنی اپنی پلٹنوں میں شریک ہونیکا حکم ہوا ہی انگلستان نے گورنمنٹ ٹرکی کو خبردار کیا ہی کہ تم روس سے اگر برابر سازش کرتے رہوگے تو ہم مصر پر مستقل قبضہ کر لینگے اسٹینڈرڈ کا بیان ہی کہ انگلستان بجز آسٹریا کی معیت کے ٹرکی کی ہرگز حفاظت نہ کریگا +

**لنڈن** ۲۹ دسمبر۔ (بعد دوپہر) کیبنٹ کے ایک جلسہ میں جو آج منعقد ہوا یہہ قرار دیا گیا کہ اول فروری میں پارلیمنٹ کا اجلاس ہونا چاہئے +

بلگیریا کا ڈیپوٹیشن لنڈن میں پہنچ گیا ہی اور آج لارڈ ایڈسلیی سے ملاقات کریگا +

**لنڈن** ۲۹ دسمبر۔ (وقت دوپہر) لارڈ سالسبری چاہتے ہیں کہ لارڈ ہارٹنگٹن وزیر اعظم ہوں لیکن فرقہ کنسرویٹو اِس تجویز کو پسند نہیں کرتا اور چاہتا ہی کہ وزیر اعظم لارڈ سالسبری ہی ہیں البتہ لارڈ ہارٹنگٹن اور اُنکے بعض دوستوں کو وہ کیبنٹ میں عہدہ دینے پر رضامند ہیں بہرحال یہہ یقینی خیال کیا گیا ہی کہ لارڈ سالسبری استعفا نہ دینگے اور پارلیمنٹ کا فسخ ہونا غیر اغلب متصور کیا گیا ہے +

**کلکتہ** یکم جنوری۔ حضور ملکہ معظمہ دام سلطنتہا نے مندرجہ ذیل صاحبان کو خطاب کمپنی آف دی آرڈر آف دی انڈین ایمپایر عطا فرمایا +

کاٹن مکالی صاحب بنگال سول سروس سر راجہ جیون سنگھ صاحب رئیس بوڑیہ آنریری مجسٹریٹ و جاگیردار انبالہ جان لاک وڈ کپلنگ صاحب پرنسپل اسکول حرفت کاری +

فرنزکیل ہارن صاحب سابق عہدہ دار سررشتہ تعلیم بمبئی رائے موتہ پنالعل جی وزیر ریاست اودیپور سرکینیڈ سر جن شیلڈ متعلقہ انڈین میڈیکل سروس مدراس حال پنشنداد اسپیشو بجی ہر فرجی کامائیں بمبئی +

**حضور ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند دام اقبالہٗ نے** مندرجہ ذیل اصحاب کو خطابات مندرجہ ذیل بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرمائے +

## خطاب رائے بہادر

پنڈت رادھا کشن صاحب کول وزیر لداخ۔ لالہ رام کرشن صاحب عہدہ دار کشمیر۔ بابو رائے جیکشن صاحب آنریری مجسٹریٹ پٹنہ۔ بابو کیلاش چندر مکرجی رجسٹرار دفتر بنگال سیکرٹریٹ +

## خطاب خان بہادر

غلام محمد صاحب بشیر احمد صاحب اور تجمل حسین صاحب دامادان ہزہائنس شہزادہ آرکٹ سید عبد الفتح صاحب سابق معلم الفنسٹن ہائی اسکول بمبئی +

## خطاب راؤ بہادر

گوبند راؤ رام چندر گڑدو اُس پریذیڈنٹ میونسپلٹی ہوبلی بجارڈس بہاری داس ویسائی ممبر آف دی اگریکلچرل سوسائٹی زاند +

راؤ تخت سنگھ صاحب رئیس بیدلہ واقعہ میواڑ +

# سرکاری خبریں

میجر ایچ۔ بی لارنس صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ بجائے کرنیل سی ایچ۔ ٹی مارشل صاحب بہادر کے جالندھر میں قائمقام ڈویژنل جج مقرر ہوئے ہیں +

ای۔ بی۔ بیکاک صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر بجائے میجر لارنس صاحب کے ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ سے سبکدوش کرینگے +

رائے بہادر لچھمن داس پولیٹی بی۔ اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی کو ۳ تاریخ جنوری سنہ ۱۸۸۶ء سے ایک ماہ اور ۱۴ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی ہی +

## بقیہ مینوسپل کمٹی لودیانہ

نمبر ۱۲- تخمینہ جات پورہ کوٹ سڑک کنکر بہ تفصیل ذیل تعدادی ماعہ - تخمینہ سڑک محلہ سیداں بہ تعدادی للعہ تخمینہ سڑک اندرونی کمیٹی باغ ماعہ +

تجویز ہوا کہ ہر دو تخمینہ جات منظور کئے جاویں +

نمبر ۱۳- تخمینہ تیاری نالیات جدید معہ فرش بہ تفصیل ذیل تعدادی ماعہ - تخمینہ نالیات محلہ چھاونی تعدادی ماعہ نالی جدید محلہ کشمیریاں معہ فرش مالللعہ +

تجویز ہوئی کہ ہر دو تخمینہ جات منظور کئے جاویں حسب منشا ہمیر صاحب +

نمبر ۱۴- روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۹۶ء بمراد دیئےجانے وظیفہ علی گوہر پسر نور محمد خان سابق سردی مسجر رسالہ جو بٹ ۷ انبگال کیولری جو ہائی سکول میں پڑھتا ہے +

کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ درخواست نامنظور کیجاوے بجٹ میں گنجایش نہیں ہے آئندہ بجٹ میں اگر ممکن ہو گنجایش رکھی جاویگی +

نمبر ۱۵- سوال چھجو مل معہ سوال چھجو مل بموجب حکم رزولیوشن نمبر ۳ مورخہ یکم اپریل ۱۸۹۶ء معہ رزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۸۹۴ء و رزولیوشن نمبر ۵ مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۹۴ء درباب تعمیر برآمدہ ہائے +

کثرت رائے سے تجویز ہوا کہ اجازت تعمیر سایل کو دیا جاوے لالہ شب سرنداس و سید غلام محمد صاحب اختلاف رائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جلسہ آئندہ میں دو جوہات تحریر پیش کرینگے +

## مینوسپل کمٹی خاص لودیانہ

ماسٹر مولراج صاحب وائس پریزیڈنٹ و میر مجلس و سید غلام محمد صاحب چودھری البیر سنگھ صاحب منشی رحیم بخش صاحب لالہ گوبند رام صاحب چودھری علیبخش صاحب بابو شب سرنداس صاحب نواب علی محمد خان صاحب خواجہ حسن شاہ صاحب - واقعہ ۱۶ دسمبر ۱۸۹۶ء

نمبر ۱- روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ دسمبر ۱۸۹۶ء معہ مسودہ قواعد زیر دفعہ ۲۴ مینوسپل ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۸۴ء برائے غور و پسندیدگی قواعد مذکور کمیٹی میں پیش ہوئی +

تجویز ہوئی مسودہ قواعد منظور کیا جاوے +

## مینوسپل کمٹی خاص لودیانہ

ماسٹر مولراج صاحب وائس پریزیڈنٹ و میر مجلس چودھری علیبخش صاحب خواجہ حسن شاہ صاحب لالہ محمد آسن صاحب لالہ گوبند رام صاحب بابو شب سرنداس صاحب چودھری البیر سنگھ صاحب منشی نظام الدین صاحب ممبران - واقعہ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۶ء +

نمبر ۱- چٹھی صاحب کمشنر بہادر قسمت جالندھر مورخہ ۳ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ معہ چٹھی جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب مورخہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۶ء و چٹھی صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب مورخہ ۲۵ نومبر ۱۸۹۶ء بمراد اسکے کہ مبلغ سمہ سعہ کا دیدیا جانا بغرض قایم کرنے ایک وظیفہ برائے کالج رؤساء پنجاب کا منظور کیا جائے +

تجویز ہوئی کہ چونکہ اس سے فائدہ ملک کا بہت متصور ہے اسلئے کمیٹی بہت خوشی سے منظور کرتی ہے کہ مبلغ سمہ سعہ صیغہ ابیبی محصول سے جو سال حال میں خرچ سے بجٹ ہے منتقل ہو کر دیئے جاویں اطلاع بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مرسل ہووے + فقط

## بقیہ مینوسپل کمٹی قصبہ جگراؤں

رپوٹ عاشق محمد داروغہ فتح چند وغیرہ تحریر نے خید کہ دارشک کا محصول کاٹا دماتی کے خرید پر دینا چاہتے ہیں جیسا حکم ہو +

۷۶۸ - تجویز۔ مناسب ہے کہ خرید پر محصول لیا جاوے خرید پر محصول لینے سے کوئی ہرج نہیں ہے +

۷۶۹ - تجویز۔ شفاخانہ کا ملاحظہ ہوا منظور ہے کہ سفیدی منجملہ سائر خرچ عملہ بگفتیش کرائی جاوے +

رپوٹ عاشق محمد داروغہ بدرخواست لگائے جانے نمبر ٹھدے ہائے

۷۷۰ - تجویز- وقت تیاری نقشہ نمبر ٹھدے ہائے پر لگائے جاویں +

رپوٹ عاشق محمد داروغہ بدرخواست ملاحظہ کئے جانے منار منڈی کہ تجویز گوجرنے صحن متعلقہ حاطہ اگوا گوجراں قایم کری ہے +

۷۷۱ - تجویز- چودھری جیوا و لالہ تلسی رام بعد ملاحظہ رپوٹ دیں

۷۷۲ - رپوٹ عاشق محمد داروغہ باطلاع حاضری ملشری خاکروب رخصتی بر کام خود +

۷۷۳ - تجویز- اطلاع ہوئی کاغذ داخل دفتر ہوں +

رپوٹ چودھری جیوا ممبر کمیٹی کہ موقع کھرلی بھوتو و کوٹ مداخلت کمیٹی سے باہر ہے +

۷۷۴ - تجویز- صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی ملاحظہ کریں +

رپوٹ رادھا کشن جمعدار کہ اننت رام کھتری نے بہ تعمیل نوٹس دروازہ خود درست کردیا ہے +

۷۷۵ - اطلاع ہوئی کاغذات داخل دفتر ہوں +

۷۷۶ - تجویز حسب منشائے اہلمد صدر نقشہ نمبر ۳ مرتب کیا گیا ارسال صدر کیا جائے +

۷۷۷ - تجویز گوپال سنگھ ماسٹر رخصتی کی جگہ محمد اسمعیل عوضی مت مقرر کیا گیا - محمد اسمعیل بجلسہ ۲۹ نومبر ۱۸۹۶ء مستعفی ہوا و بجائش نند لال باشندہ لودیانہ عوضی مت تجویز کیا گیا کہ جو مدرس ہیں

[illegible]

## کرسمس ڈے

ہوا ہے بیت اللحم میں پیدا مسیح پسر خدائے یزداں
ہوا ہے دنیا میں وہ ہویدا۔ مسیح پسر خدائے یزداں
پڑا ہے چرنی میں شاہ ہمارا۔ ہوا ہے مریم کا وہ دلارا
خدا کا بیٹا بشر میں آیا۔ مسیح پسر خدائے یزداں
فلک سے اُترے فرشتگاں ہیں خبر یہ دیتے وہ مہرباں ہیں
کہ آئے سردار سلامتی ہیں۔ مسیح پسر خدائے یزداں
جو دیکھنا چاہو تو جا کے دیکھو پڑا ہے چرنی میں آکے دیکھو
نجات چاہو تو گا کے دیکھو۔ مسیح پسر خدائے یزداں
پھر ملایک نے گیت گایا۔ خدا کی تعریف کر سنایا
نجات دینے کو آج آیا۔ مسیح پسر خدائے یزداں
مسیحی بھائیوں کو ہو مبارک۔ خدا کے بندوں کو ہو مبارک
کنواری مریم کو ہو مبارک۔ مسیح پسر خدائے یزداں
فلک کا مالک ہے وہ پیارا۔ زمیں پہ آیا ہے شاہ ہمارا
چمکتا صبح کا ہے ستارا۔ مسیح پسر خدائے یزداں
جو دل سے لاویگا اُس پہ ایماں نجات پاویگا وہی انساں
جہاں کا منجی وہ ہے سلیماں۔ مسیح پسر خدائے یزداں
وہ بچانے کو آج آیا۔ نجات دینے کو آج آیا
چھڑانے دعظ کو آج آیا۔ مسیح پسر خدائے یزداں

## لودیانہ

جلسہ جلوس حضرت قیصر ہند دام سلطنتہا کا یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو حسب دستور یہاں ہوا۔ معمول کے مطابق کھیل کود ہوئی۔ گھوڑ دوڑ تماشے ہوئے انعام بٹے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و دیگر یورپین صاحبان تشریف فرما تھے۔ اچھی رونق تھی +

مگر ہمکو پولیس کی بد انتظامی کی سخت شکایت ہے۔ ہم تو خود موقعہ پر موجود تھے۔ دیکھتے تھے کہ کسطرح ناجائز طور پر کارروائی ہو رہی تھی۔ اور لاٹھی سونٹا چل رہا تھا۔ اور معزز دھکیلے جاتے تھے۔ اور بعض عوام رعائتاً چھوڑے جاتے تھے +

ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ ہمکو ایسی شکایت کا موقعہ نہ ملیگا +

## اعلان

اے مشتریان اخبار نور افشاں ہم کبھی گنگال دل اور آپ نمائے کیا تقاضا کرنیکی تو ہماری عادت نہیں۔ اور نہ ہم چاہتے ہیں۔ تو پھر آپ کیوں نہیں زر قیمت سے اخبار کی امداد فرماتے۔ کچھ بڑی قیمت نہیں چونکہ اب اخبار کا نیا انتظام ہوا ہے۔ گذشتہ حساب کی صفائی منظور ہے۔ سو جن صاحبان کیطرف بقیہ ہے۔ بیباک کردیں۔ نہایت مہربانی ہوگی +

المشتہر۔ سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

## آپ اِسکو ضرور پڑھیں

شروع سال حال سے اخبار نور افشاں کا جدید انتظام کیا گیا ہے اور نیا منتظم اُسکے واسطے رکھا گیا ہے اسواسطے مشتریان اخبار نور افشاں و ناظرین اخبار ہذا مندرجہ ذیل امور پر بخوبی لحاظ فرماویں +

۱۔ تمام خط و کتابت ہمارے نام سے ہونے چاہئے +

۲۔ جو کچھ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی یا اور سبیل سے کوئی صاحب روانہ کریں تو وہ سوائے ہمارے اور کسیکو نہ دیویں ورنہ ہم ذمہ دار نہونگے +

۳۔ اگر کسی صاحب کی نسبت کوئی بیجا کلمہ اشارتاً یا کنایتاً ہماری غیر حاضری یا اور سبب سے اخبار میں درج ہوجاوے تو اسکی اطلاع فوراً ہمکو دینی چاہئے +

۴۔ چونکہ یہہ پرچہ مذہبی ہے اِسمیں شخصی عداوت یا توہین نہیں ہوتی ہے صرف دینی معاملات اور کسیقدر پولیٹکل مضامین ہوتے ہیں کوئی صاحب ہمارے اخبار سے کسی طرح سے خائف نہ ہووے اور اگر کسیکو کسی قسم کا خوف اپنی توہین شخصی وغیرہ کا ہووے اُسکی بھی اطلاع ہمکو دینی چاہئے +

المشتہر۔ پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب ایڈیٹر اخبار نور افشاں

## اشتہار

ہمکو عیسائی درزی اور عیسائی مستری اور عیسائی باورچی کی ضرورت ہے۔ لیاقت اور چال چلن کے سارٹیفکٹ عمدہ ہوں۔ جن اشخاص کو نوکری کرنی منظور ہو۔ اپنی درخواست معہ سندات ہمارے پاس شملہ میں بھیجدیوے +

المشتہر۔ پادری اے۔ ڈبلیو۔ ہیلی بمقام شملہ

## اشتہار

### نئی سینے کی کلیں قیمتی ۵ع

ہمارے یہاں خوبصورت ملمع شدہ کارآمد سینے کی جیبی کل موجود ہیں جو آسانی سمجھی اور کار آمد ہجاتی اور ہندوستان کے ہر مقام میں صرف دس ۵ع روپیہ پر بلا محصول بھیجی جاتی ہیں چونکہ اِس کل کی بڑی خواہش لوگوں کو ہے اور امید ہے کہ اور زیادہ ہو اسواسطے اُسکی روانگی کا شائقین کے پاس یہہ انتظام کیا گیا ہے کہ شائق ہر کل کے لئے مبلغ ۲ع دو روپیہ پیشگی روانہ کرے بقیہ روپیہ اُس سے بذریعہ قیمت طلب پارسل وصول ہوگا۔ روانگی پارسل میں عجلت ہوگی +

المشتہر۔ جوزف سوس ۳۳ افنسٹن سرکل بمبئی

## عذر

کثرت مضامین اور ضروری اشتہارات کے باعث اِس پرچہ میں سیدزر طبع نہیں ہوئی معاف فرمائیں آیندہ ہفتہ شائع ہوگی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا